

کوئی دوسری قوم چاہے اپنی تاریخ کو افسانہ یا کتاب المناقب بنانا پسند کرے۔ مگر یہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ کو عقیدت مندی کی عینک لگا کر نہیں لکھا بلکہ اسے آئینہ حقیقت بنایا ہے۔

تاریخ اسلام کی خصوصیت اتاریخ اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی بنیاد احادیث کی طرح سلسلہ رواہ پر قائم کی گئی ہے مشہور مورخ طبری (متوفی ۳۲۰ھ) نے اپنی کتاب تاسیخ الامم والملوک میں اردو پر مقدم مورخین و اصحاب سیر نے اپنی اپنی کتابوں میں ہر واقعہ کی سند بیان کی ہے مورخ ابن اثیر نے طبری کی تاریخ ہی سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے اس لئے تاریخ ابن اثیر ایک مستند تاریخ کی حیثیت سے علماء اہل سنت میں تسلیم کی جاتی رہی ہے علامہ شبلی نعمانی نے بھی اپنی کتابوں میں جا بجا اس کے حوالے دئے ہیں یہ اہمات کتب تاریخ جن کی تالیف عہد عباسی میں حدیث کی معتبر کتابوں کے ساتھ ساتھ عمل میں آئی بعد کے مورخوں کے لئے ماخذ و مرجع قرار پائیں اور جس طرح کسی مستند دینی کی سچت میں بخاری یا مسلم کا حوالہ دینا کافی سمجھا جاتا ہے اسی طرح کسی تاریخی سچت کے سلسلہ میں متقدم مورخین کی ان کتابوں کا حوالہ دینا سند کی اعتبار سے کافی دوانی ہے۔

واقعہ بیت کی سند حیثیت حضرت معاویہ کا سفر مکہ و مدینہ اور حضرت عبداللہ ابن زبیر سے ان کی گفتگو اور مجلس عام میں ان کا ان اصحاب کی بیعت کے متعلق اعلان یہ سب امور جن کو میں نے اپنی کتاب "خلافت نبی امیہ" میں درج کیا ہے "تاریخ ابن اثیر" سے ماخوذ ہیں اور اپنی عادت کے مطابق میں نے ان کے بیان میں کافی احتیاط برتی ہے۔ درنا ابن اثیر نے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ جو جب حضرت معاویہ مجلس میں اعلان کرنے کے لئے ان چاروں بزرگوں کو ساتھ لے کر جانے لگے تو آپ نے ان میں سے ہر ایک کے سر پر دو دو مسلح سپاہی مسلط کر دیئے اور حکم دیا کہ اگر یہ میرے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکالیں تو ان کا سر قلم کر دیا جائے علامہ محمد حنفی نے اپنی تاریخ میں ابن کثیر کے طویل بیان کی تلخیص ان الفاظ میں کی ہے۔

انی كنت اخطب فيكم فيقوم الے  
 القائم منكم فيكذبني علی سر دس  
 الناس فاجمل ذلك فاعلم فانی  
 قائم بمقالة فاقسم بالله لئن رد علی  
 احد منكم كلمة في مقامی هذا الا  
 ترجح اليه كلمة غير هاتنی يسبقها  
 السيف الی رأسه فلا يقيين حبل  
 الا علی نفسه ثم دعا صاحب حرسه  
 محضرتهم فقال اقم علی رأس كل  
 رجل من هؤلاء رجلين مع كل احد  
 سيف فان ذهب رجل منهم يرد  
 علی كلمة بتصدیق او تكذیب فليضربه  
 بسيفهما ثم خرج وخرجا معا

(تاریخ الامم الاسلامیہ ج ۲ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲)

حضرت معادیہ نے فرمایا اب تک تو یہ صورت ہی  
 ہے کہ میں تقریر کرنے کھڑا ہوتا تھا تو تم میں سے کوئی  
 شخص کھڑا ہو کر جمع عام میں میری تردید کر دیا کرتا  
 تھا میں اسے برداشت کر لیتا تھا اور چشم پوشی  
 کر جاتا تھا لیکن اب ایسا نہ ہو سکے گا۔ میں تقریر  
 کروں گا اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم میں سے  
 کسی نے میری کسی بات کی تردید کی تو وہ دوسری  
 بات زبان سے نکالنے بھی نہ پائے گا کہ تم لو اس  
 کا کام نام کر دے گی۔ لہذا تم کو اپنی جانوں پر رحم  
 کرنا چاہئے۔ پھر حضرت معادیہ نے اپنے باڈی گاڈ  
 کے اسٹر کو بلا یا اور اس سے کہا کہ ان چاروں صلہوں  
 میں سے ہر ایک کے سر پر دو شمشیر بند سیاحیوں  
 کو مسلط کر دو۔ اگر ان میں سے کوئی کسی قسم کا کوئی  
 لفظ اپنی زبان سے نکالنا چاہے تو سپاہی اس کا  
 کام تمام کر دیں اس انتظام کے بعد حضرت معادیہ  
 ان صحابیان کو ساندے کر مجلس میں گئے۔

تفصیل بالا سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ واقعہ زیر بحث کے متعلق جو کچھ میں نے اپنی کتاب  
 میں درج کیا ہے وہ مستند تاریخی بنیادوں پر مبنی ہے۔ لہذا سبھیثیت مورخ کے اس سلسلہ  
 میں میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو چکا ہوں اور مجھ پر کوئی اعتراض و الزام باقی نہیں رہتا۔  
مستند کا دینی پہلو اب مسئلہ کا دینی پہلو رہ جاتا ہے سبھیثیت مورخ کے نہیں بلکہ سبھیثیت ایک دینی  
 طالب علم کے آپ مجھ سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ ”کہا گیا ہے الصحابة کلهم عدول اور حضرت“

بھی صحابہ میں سے تھے لہذا یہ فلاسفہ واقعہ بیان انہوں نے مجمع عام میں کیسے دیا اور اس بیان کے بعد ان کی عداوت کیسے باقی رہی؟

تو دراصل آپ کا یہ سوال کچھ اس واقعہ ہی سے متعلق نہیں بلکہ حضرت معاویہ کے دورِ حکومت و سیاست کے کئی واقعات ایسے ہیں جو اس سوال کو پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً واقعہ شکیم جو جنگِ صفین کے دوران میں پیش آیا یا واقعہ استمحاق زید ابن ابیہ۔ اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں میدانِ صفین میں اور دوسرے مواقع میں ان کا صدف آرا ہونا جس کے نتیجے میں ہزاروں صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جیسے بگابر صحابہ بھی تھے، حالانکہ قرآن کریم میں ہے

مَنْ قَتَلَ مَوْمِنًا مَتَعْمًا غَنًّا ذَا جَنَمٍ  
جس کسی نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا  
کا بدلہ جہنم ہے

تو سب سے گہرا دھبہ تو حضرت معاویہ کے دامانِ عدالت و تقاضت پر اگر ہو سکتا ہے تو یہ بے دوسرے سب امور تو ضمنی ہیں اور نسبتاً غیر اہم۔

حضرت معاویہ کا نظرِ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ :-

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ظلیفہ راشدہ تھے۔ ان کے قاتلین نے ان کو مظلومانہ قتل کیا۔ وہ حضرت علیؑ کو بھی اس گردہ میں شامل سمجھتے تھے یا کم از کم ان کا یا مددگار ہی وجہ تھی کہ جو قاصد حضرت معاویہ کے پاس حضرت علیؑ کی طرف سے پیغامِ طلبِ بیعت لے کر گئے تھے جب وہ واپس آئے اور انہوں نے حضرت معاویہ کے اس الزام کا ذکر کیا تو حضرت علیؑ نے دو دوں ہاتھ اٹھا کر کہا

اللهم انى ابترا ابيك من دم عقلم  
اے اللہ میں تیرے دوہرہ قتل عثمان سے ہر امت مسلمہ

کرتا ہوں؟

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طاقت کو انہوں نے منقطع تسلیم نہیں کیا تھا۔ بر خلاف اس کے اہل شام سے بیعت لے کر انہوں نے خود کو خلیفۃ المسلمین قرار دے لیا تھا۔ اس سلسلے میں

جولوگ ان کے مقابلہ کے لئے آمادہ ہوتے وہ ان کو فتنہ باغیہ قرار دیتے تھے اور ان سے جنگ کرنے کو حق بجانب سمجھتے تھے۔

جب صورت حال یہ تھی تو ان کی پوری سیاست کو اسی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ الحروب خدعة (کڑائی نام ہی دھوکہ کا ہے) تو حضرت معاویہ نے حضرت علیؑ اور اپنے دیگر مخالفین کے مقابلہ میں جو جو حربے استعمال کیے وہ اسی جنگ کے مختلف اعداد تھے جن کو ذہ "میدان جنگ" میں اپنے حربوں کے مقابلہ میں بالکل جائز سمجھتے تھے۔ واقعہ بحیثیت پمید اور اس قسم کے دوسرے واقعات بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

ابن سنی کا مسلک البتہ اہل السنۃ والجماعت کا مسلک ہے ہے کہ "حضرت معاویہ کا یہ خیال صحیح نہ تھا۔ شہادت حضرت عثمانؓ واقعی مظلومانہ ہوئی مگر اس سے حضرت علیؑ کا دامن قطعاً آلودہ نہ تھا اور حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے مابین نزاع میں حق حضرت علیؑ کی طرف تھا چنانچہ حضرت عمار ابن یاسرؓ کے متعلق ترمذی اور مسلم کی حدیث ہے کہ سرد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

البشر عمار، تغلبك الفئة الباغية اے عمار بشارت ہو کہ تم کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

اور حضرت عمار جنگ صفین میں حامیان معاویہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

مشکوٰۃ المصابیح میں جو الامحیین ایک حدیث منقول ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ: حضرت علیؑ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شرکی مصیبت میں تباہ تھے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو نعمت اسلام سے سرفراز فرمایا اس خیر کے بعد پھر تو ہم کو شر سے واسطہ نہ پڑے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا حضرت ہذیفہ نے عرض کیا "اس شر کے بعد پھر خیر آئے گی؟" حضور نے جواب دیا "آئے گی مگر وہ خیر فالحصن نہ ہوگی بلکہ اس میں شرکی آمیزش ہوگی" حضرت ہذیفہ نے عرض کیا وہ آمیزش کیا ہوگی؟ حضور نے فرمایا اسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو

وہ میری سنت کو چھوڑ دیں گے اور سیاست میں  
میرے طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے  
کچھ بائیس دن کی قابل قبول ہوں گی اور کچھ قابل رد

بسیستون بغیر سنتی و عیدوں  
بغیر ہدی تعریف منہم و تنکر

حضرت حکیم الامتہ شاہ ولی اللہؒ اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ الباقیہ کے ”باب الفتن“ میں اس  
حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: بعرض اہلۃ وینکر حضرت معاویہ سے متعلق ہے  
یونیکلان کی سیرۃ بادشاہوں کے طرز پر یعنی نہ کہ خلفاء کی روش پر؟ اور صاحب مرقاۃ (علی المشکوٰۃ)  
نے لکھا ہے کہ شمر ثانی سے مراد فتنہ شہادت عثمانؓ ہے اور شمر ثانی سے حضرت معاویہ اور امام حسن  
بنی ہدیہ عتہا کی صلح اور دخن (آمیزش شر) سے وہ واقعات مراد ہیں جو زیاد (حاکم امیر معاویہ) نے  
کے زمانہ میں ظہور میں آئے۔“

طبرانی کی ایک حدیث ہے جسے حافظ ابن کثیر نے البدایۃ والنہایۃ میں نقل کیا ہے کہ فرمایا  
ول اکرم صلعم نے

اسلام کا آغاز رحمت و نبوت سے ہوا ہے۔ پھر یہ  
رحمت اور خلافت ہوگی۔ پھر یہ جابرانہ سلطنت ہوگی  
پھر یہ سرکشی اور فتنہ و فساد میں تبدیل ہو جائے گی  
کہ لوگ ریشم اور زنا اور شراب کو حلال قرار دے لیں گے  
تاہم رزق اور فتوحات ان کو حاصل ہوتی رہیں گی  
یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں گے۔

ان هذا الامر بداء رحمة ونبوة ثم  
يكون رحمة وخطا ثم كائن منكا  
عضو ضائم كائن عنو و جلبة و فساد  
في الامم يستعملون الحمر و الفروج  
و الخمور و يبرهنون على ذلك و ينجون  
حتى يلقوا الله

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۶)

اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ الباقیہ میں  
لے ہیں کہ: اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے نبوت کا اختتام ہو گیا۔ اور وہ خلافت  
دار سے آلودہ نہ ہوئی حضرت عثمانؓ کی شہادت پر ختم ہو گئی اور اصل خلافت حضرت علیؓ کی

شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی معزلی پر ختم ہوگئی۔ اور "طلبہ عضوض" وہ زمانہ ہے جس پر بنی امیہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی لڑائیاں رہیں۔ اور بنی امیہ سختیاں کرنے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ کی حکومت قائم ہوگئی اور سرکشی اور تشدد کا زمانہ عباسیوں کا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے آئین حکومت میں قیصر و کسری کا طریقہ اختیار کیا تھا۔

حضرت معاویہ کی خطابہ جہادی ان تفصیلات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت معاویہ حضرت علیؑ کے مقابلہ میں حق پر نہ تھے۔ ان کا حضرت علیؑ کے مقابلہ میں آنا ان کی خطابہ جہادی اور اپنی اور اپنے کردہ کی کام کے لئے انہوں نے جو مجمع اور غلط طریقے اختیار کئے وہ خطائے خالی نہ تھے البتہ یہ خطا "خطا جہادی" تھی یعنی انہوں نے دیدہ و دانستہ حق سے چشم پوشی نہیں کی تھی بلکہ تحقیق و واقعات اور اس سے استخراج نتائج میں ان سے نادانستہ غلطی ہوئی۔ اگرچہ انہوں نے اپنی طرف سے تحقیق حق کوئی کی نہیں کی مگر صورت حالات کچھ ایسی پیدا ہوگئی کہ وہ حق کو نہ پہنچ سکے۔

ایسی خطا "خطا جہادی" کہلاتی ہے اور خطا جہادی نہ صرف یہ کہ ناقابل گزشت ہے بلکہ کسی دینی معاملہ میں کسی رئیس دینی سے ایسی غلطی سرزد ہو جائے تو بردے حدیث وہ مستحق ہوگا۔ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اذا اجتهد الحاكم فاخطا فله اجر مالم اسلام سے اگر جہادی غلطی سرزد ہو تب بھی اسے ثواب ملتا ہے۔

لہذا اپنی خلافت کے قیام کے لئے حضرت علیؑ سے جنگ کرنے میں، اور اپنی خلافت کے استحکام کے لئے دوسرے اقدامات میں جن میں واقعہ بیعت یزید بھی شامل ہے، اگرچہ وہ حق پر نہ اور ان سے مختلف غلطیاں ہوئیں تاہم وہ سب ان کی حسن نیت کی برکت سے عین کے نامہ اعمال میں ثواب ہی بن کر لکھی گئیں اور ان سے ان کی عدالت و تقاضا بہت پر کوئی حرج نہیں آیا۔

غلام حجت اس بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت علیؑ اور حضرت معاویہ کے مابین مشاجرات میں حضرت حق پر تھے اور حضرت معاویہ ناطق پر۔ حضرت معاویہ سے اپنی سیاست کو کامیاب بنانے کے سلسلہ

میں متعدد غلطیاں ہوئیں جن میں بنیادی غلطی یہی تھی کہ وہ خلیفہ رابع کے مقابلہ میں میدان جنگ میں آتے اور انہیں ناکام بنا کر خود کا سیلاب ہونے کو حضرت معادیہ کی یہ غلطی اجتہادی غلطی تھی اور اجتہادی غلطی سے ان کی عدالت و تقاہت مجروح نہیں ہوتی بلکہ ان کے اجر و قدر میں اضافہ ہوتا ہے۔

عدالت اور عصمت کا فرق اسی ذیل میں اس طرف اشارہ بھی ضروری ہے کہ عصمت اور عدالت میں بڑا فرق ہے۔ عصمت تو اس وصف کا نام ہے جس کی بنا پر صاحبِ عصمت گناہوں سے بالکل محفوظ رہتا ہے۔ داخلی و خارجی اسباب کی بنا پر اس سے گناہوں کا صدور ہی ناممکن ہو جاتا ہے۔ خداوند قدوس خود اس کی حفاظت و وصیانت کا ذمہ دار بن جاتا ہے یہ درجہ ہے حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام کا جن کی ذات گرامی امت کے لئے مکمل نمونہ ہدایت و سعادت ہوتی ہے اور جن کی ذرا سی لغزش سے اقوامِ دہلی کی زندگی کا نظام تہ و بالا ہوسکتا ہے۔

امامِ راغب اصفہانیؒ "مفردات القرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:-

و عصمة الانبياء حفظه تعالى اي اياهم	اور عصمت انبیاء سے مراد وہ نیگہانی و حفاظت
اولا بما خصهم به من صفاء الجوارح	ہے جو جناب باری تعالیٰ کی طرف سے ان کی ہوتی
ثم بما اولاهم من الفضائل الجسمية	ہے اولاً اس طرح کہ ان کا مایہ خمیر ہی طہارت و
و النفسية ثم بالنصرة و تثبيت اقدارهم	پاکیزگی کو بنایا جاتا ہے پھر اس طرح کہ ان کو اعلیٰ جسمانی
فهم بانزال السكينة عليهم و بحفظ	و نفسانی کمالات عطا فرمائے جاتے ہیں۔ پھر اس
قلوبهم و بالتوفيق قال تعالى والله	طرح کہ نازک مواقع پر نصرتِ خداوندی ان کی مدد
يعصمك من الناس	کرتی ہے اور ان کے قدموں کو راہِ حق سے ڈگمگانہ

(مفردات ص ۳۴۱)

عدالت اصولیوں کی ایک اصطلاح ہے۔ وہ "عادل" سے کہتے ہیں جو رسولِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بہتان نہ باندھے اور ان کی طرف کسی روایت کی غلط طور پر نسبت نہ کرے۔ انصحابہ کلہم عدول اگرچہ حدیث نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ علماء اہل سنت نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صحابہ کرام سب عدول تھے اور ان میں سے کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب نہیں کی۔

حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی کے فتاویٰ میں ایک سوال و جواب کی عبارت یہ ہے:

**سوال**۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ

**سوال**۔ در عقیدہ اہل سنت است

کلہم عدول "مراد عدالت سے کیا ہے؟

کہ انصحابہ کلہم عدول مراد از عدالت

**جواب**۔ یہ عقیدہ نہ عقائد کی قدم کتاویں

چسبت۔

میں ملتا ہے اور نہ علم کلام کی کتابوں میں

**جواب**۔ ایں عقیدہ نہ در کتب قدیمہ

بلکہ اس فقرہ کو محدثین اصول حدیث میں

عقائد است و نہ در کتب علم کلام۔ بلکہ ایں

را دیان حدیث کے مختلف طبقوں کی تبدیل

فقرہ را محدثین در اصول حدیث بقام تبدیل

کے موقع پر استعمال کرتے ہیں تو جس کسی

طبقات ردوۃ می آرند و کہے کہ ایں را

نے اسے عقائد میں شامل کیا وہیں سے

در عقائد درج کرده است از ہما جہا آؤردہ

اس کو افذ کیا ہوگا اور عدالت سے مراد ہے

در مراد از عدالت پر سیز گردن از قصد کذب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث کو روایت

در روایت و فی الحقیقت تمام صحابہ

کرنے میں تصدأ جھوٹ بولنے سے پرہیز

منصف بعدالت کذا ای بودند و کذب

کرنا۔ اور در حقیقت تمام صحابہ کرام اس قسم

علی بنی صلعم را اشد گناہ می پنداشتند

کی عدالت سے موصوف تھے اور حضور

مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی "جلد ۳ ص ۵۸"

کی طرف جھوٹی حدیث کی نسبت کو سخت

اس تفصیل سے یہ ظاہر ہے کہ مشاجرات کے سلسلہ میں اگر کسی صحابی سے نا دانستہ پادارنتہ

کوئی غلطی ہوئی تھی ہو تو اس سے ان کے دامن عدالت پر کوئی داغ نہیں آتا۔ واللہ تعالیٰ

اعلم و علہ ۱



# علمِ حدیث بہار میر ایک اجمالی خاکہ

۱۰

(قولنا ابو محفوظ الکریم معصومی لکچر تاریخ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

صوبہ بہار کو بڑے بڑے افاضل و اعیان کے مولد و منشا ہونے کا فخر حاصل ہے اس صوبہ میں غنچار، صوفیاء، محدثین و فقہا کی جماعتیں ہر دور میں نظر آتی ہیں جن کے آثار طبعیہ کا اکثر دستِ حصہ نفاذ آئیام اور اعقاب کی کور مذاقی کی نظر ہوا، شیخ بدھ، ملا حبیب اللہ، ملا غلام سیدی، مگرہنسی، علامہ نذیر حسین سورج گڑھی وغیرہ جن کا تبحر منطق، فلسفہ، اصول، فقہ اور حدیث میں مسلم ہے اسی خاک سے پیدا ہوئے!

بہار میں مسلمانوں کا پہلا کاروان اختیار الدین محمد بن نعمتیار ضعی (دم ۶۷۲ھ تا ۷۲۴ھ) سے ہی پیشتر ان مجاہدین گرام کا نظر آتا ہے جو رہبان فی اللیل و فرسان فی النهار کے مصداق تھے، میری مراد حضرت تاج فقیہ اور قطب سالار گج معمر سی جماعت سے ہے جنہوں نے مخدوم زاد گون میر کے سفینوں کی رو سے ۷۵۴ھ / ۱۳۵۲ھ میں منیر کو فتح کیا، جہاں بانی و ملک گیر سی ان بزرگوں کا شیوہ نہ تھا اللہ ان کے اقدام و شوقِ جہاد نے مسلم مملکت کی توسیع میں ہمیشہ تہدید کا کام لیا۔ منیر کی تاریخ: دین محمد مند قومی ۷۶ سے لکھتی ہے، منیر اور اس کے نواح میں حضرت تاج فقیہ کے درویشی میں پہلے مسلمانوں کا وجود ثابت ہوتا ہے، ایک برہمنی کتبہ کے معنیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیاد علمی کے حلقہ سے جیسا شہر برس قبل منیر اور اس کے مقامات میں ترک مسلمان معمول و معمول کرتے تھے یہ کتبہ تنوچ کے راجہ ٹوندا چند زادیا اور غلام اللہ (۱۳۲۸ھ) کا ہے جو ۱۳۲۸ھ و ۱۳۲۹ھ کا لکھا ہوا ہے اس کتبہ کو منیر کے کسی برہمن نے عدالت میں پیش کیا تھا، اس کتبہ کی اصل عبارت مع انگریزی ترجمہ کے نئے دیکھئے نیز دیکھو ندیم بہار میر ۱۳۲۸ھ

دیا ہے: حضرت تاج فقیہ کا خاندان فتح کے بعد منیرہ میں سکونت پذیر ہوا اور آج تک منیرہ اور اس کے مضافات میں سادات کے جو خاندانے موجود ہیں ان میں سے اکثر انہیں فاتحین کے بقایا ہیں۔

اسلامی علوم و فنون اور خصوصاً قرآن و سنت نبویہ ان بزرگوں کے دم سے واسطہ ہو کر رواج پاتے رہے ان کے ہند و مواعظ اور مکتوبات و ملفوظات کی درق گردانی کیے تو معلوم ہو گا کہ ترغیب و ترہیب، طب درتی، نفعائے و مناقب و احسان و سلوک کی حدیثوں سے ان کا کشکول بھرا پڑا تھا۔

بہار میں حدیث و سنت کا رواج حضرت مخدوم شرف الدین احمد بن سہمی منیرہ ام ۱۰۷۷ھ ہجری، اور ان کے خلفاء عظام ہی کے ددر میں عام تھا، چنانچہ صاحب ستہ، مسد ابو علی مشارق الانوار، سنن بیہقی، اور مستدرک وغیرہ کی روایتیں ان بزرگوں کے ملفوظات و کلام میں جا بجا نظر آتی ہیں، حضرت مخدوم کی خدمت میں شیخ زین الدین دیوبند کا صحیح مسلم پیش کرنا اور امام مظفر شمس لہجی دم ۱۰۷۷ھ کے مطالعہ میں اس کے ایک مصحح نسخہ کا رہنا حضرت ہے حضرت مخدوم احمد نگر دیوبند (۱۰۷۷ھ) نے چھ ماہ کے عہد میں متن مصباح حفظ کیا اسی دور میں ایک بزرگ شرف الدین احمد بن یعقوب بن اسحق بن خواجہ الکرازی البہاری بھٹی نے ملک شاہ پنج کر شیخ صلاح الدین ابو عبداللہ محمد بن الشیخ نقی الدین احمد بن الشیخ ابراہیم بن عبداللہ المقدسی (۱۰۷۷ھ/۱۳۸۸ء) کے حلقہ تخریث میں سماعت حدیث کی تھی۔

حضرت مخدوم الملک کے دوسرے خلیفہ شیخ منہاج راستی نے پھلوری کو روزنی بخشا یہاں یہ شجرہ مبارکہ خوب پھلا پھولا اس سلسلہ کے مشاہیر میں خواجہ عماد الدین قلندر بن شاہ

۱۔ زہد الخواطر (ص ۶۶) سواد سیرت شرف الہ مناقب الامعیان ص ۱۵، مناقب کی عبارت بلفظ مکتوبات بسبت دم ۱۰۷۷ھ کے خانہ میں بھی ملے گی (۳)، تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو معارف اپریل ۱۹۶۲ء ص ۲۳۲-۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، نیز جامعہ اکتوبر ۱۹۶۲ء ص ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱

برہان الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۲۲ھ) مؤلف "سیدھا رستہ" مولانا عتیق بہاری تلمیذ شیخ نور الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا سید نسیم گجراتی اور شیخ محمد وجیہ بن شیخ امان اللہ حجفری وغیرہ صاحب طو پر قابل ذکر ہیں حضرت شاہ ظہور الحق رحمۃ اللہ علیہ حافظ صحیحین و حسن حصین اسی جن کے گل سرسبد تھے۔

حضرت امام مظفر بلخی کی شرح مشارق غالباً بہار میں فن حدیث کی پہلی تصنیف ہے جس کے اجزاء کا ذکر حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب دوازدہم میں اس طرح فرماتے ہیں :-

"اجزائے از شرح مشارق بنتہ بود، آں مقدار کہ بیاض سواد بود مطالعہ کردہ شد، موافق خاطر بود، مطلق بسیار دار دازہر نوع و جنبے دھائے، در آں مشغول نشود کہ علم مشغول کنندہ است"

حاجی پور کے ایک بزرگ خواجہ بہاری، شیخ جمال الادویا کی خدمت میں تحصیل علم کرنے کے بعد لاہور پہنچے اور ملا محمد ناضل لاہوری سے تکمیل کی پھر استاذی کے گھر پر سکونت پذیر ہو گئے ان کے متعلق صاحب تذکرہ علماء ہند کے الفاظ یہ ہیں: فقیر، محدث، مفسر، واقف اسرار حقانی بود رحمۃ اللہ علیہ میں لاہور ہی میں پورند خاک ہوئے۔

متاخرین میں سے مولانا مال علی پوری اور مولانا محمد سعید حسرت رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۳۱ھ) اسی میدان کے شہ سوار تھے، مولانا محمد سعید حسرت نے سید محمد عطوشی مدنی، سید محمد سنوسی مغربی، شیخ عبد الغنی دمیاطی، اور مولانا محمد یعقوب نواسہ شاہ عبد العزیز دہلوی سے بزمان قیام حرمین شریفین رحمۃ اللہ علیہ میں حدیث نبوی کی سند و اجازت لی۔

ان بزرگوں کے علاوہ بہار کی تاریخ حدیث میں جن کے اسماء گرامی رستی دنیا تک روشن (دعوتِ ماشیہ صفحہ گذشتہ) حدیث کی تکمیل کی ان کا رسالہ سیدھا رستہ بہار کی عوامی زبان کا بہترین نمونہ ہے اس کا ایک فہرستہ مولانا محی الدین تٹا عادی زبیل ڈھاکہ کے پاس محفوظ ہے لے مکتوبات بہت و بہشت: صفحہ ۱، مطبع علوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۴ھ لے تراجم اکمل الرحمن علی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۵ھ طبع اول رحمۃ اللہ علیہ لے سدطاس البلاغۃ: ص ۳۸۸-۳۸۹، دیکھو جامعہ اکتوبر